Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

The Tradition of Miraj Namas in Urdu A Brief Overview South Indian's Literature (Part 01)

اردو میں معراج ناموں کی روایت (ایک اجمالی جائزہ)

جنوبی ہند کا ادب (حصہ اول)

Syed Muhammad Rehan ul Hassan Gilani
Visiting Faculty, School of Law and Policy (SLP)
University of Management and technology (UMT) Lahore
Email: hassanizami@gmail.com

Muhammad Iqbal
PhD Scholar, Mul Lahore
Email: chishtiali777@gmail.com

Abstract

The word "Nama" in Urdu comes from Persian. In Pehlavi (Old Persian) it was "Namak" which means "Book". "Nama" has been used in Persian for the meaning of letter, footnote, & book. Various books & booklets with thematic diversity have been associated with the suffix Nama in Urdu. Among these themed books, Chakki Nama, Lori Nama, Pankha Nama, Dhol Nama, Charkha Nama, Qayamat Nama, Maa Baap Nama, Faqar Nama, Ibrat Nama, Zafar Nama, Wasit Nama, Faalnama, Khawb Nama includes Milad Nama, Shamail Nama, Wafat Nama, Noor Nama and Miraj Nama. The night journey of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) is known as “Miraaj”[Ascension]. It is such a mysterious & miraculous journey that has left a very significant creative impression on the canvas of human thought and vision. After this great event, man has made conscious efforts to trace this ascension on both creative and practical levels. And new worlds have been exposed to this pursuit at both levels. Miraj Nama refers to a book or booklet in which the event of Miraj is described in prose and verse with its details and parts. The tradition of writing Manzoom (in prose/poetic manners) Miraaj in Urdu came from Persian. In the beginning, the poets called "Mirajiyah stanzas" in their Compilations and Masnavis. Syed Balaqi wrote the first regular poem Miraj Nama in Deccan during the reign of Qutb Shah. Although Urdu Natia poetry has always been rich in terms of Mirajiya subjects and poets in almost all genres of poetry have rarely composed Miraajiyah subjects but the number of separately written Miraaj Namas is also not small. After

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

the good beginning of Syed Balaqi, Moazzam, Mulla Raabi, Mukhtar, Mohiuddin Fattahi, Amin Gujrati, Miran Hashmi, Muhammad Hussain, Moazzam Qadri Bijapuri, Shah Abul Hasan Qorbi, Shah Kamaluddin, Qasim Mehri, Mir Qudratullah Khan, Imam Bakhsh Nasikh, Mir Muzaffar Hussain, Mohsen Kakurvi. Imam Ahmad Raza Khan, Hafiz Mohammad Faizullah, Ghulam Muhammad, Muhammad Daulat Khan, Syed Jafarullah Hussaini Aziz Lucknowi, Khwaja Muhammad Akbar Khan Warsi and scholars like Nazar Sabri wrote Miraj Namas.

Keywords: Miraj Nama, Ascension, Muhammad (SAW).

"نامہ" لفظ اردو میں فارسی سے آیا ہے۔ پہلوی (قدیم فارسی) میں یہ "نامک" تھا۔ جس کے معنی "کتاب" کے ہیں۔ فارسی میں "نامہ" مکتوب، تعلیق، کتاب اور رقعہ کے معنوں میں مستعمل رہا ہے۔ اردو میں نامہ کے لاحقے کے ساتھ موضوعاتی تنوع کی حامل مختلف کتابیں اور کتابچے منسوب رہے ہیں ان موضوعاتی نامہ جات میں چکی نامہ، لوری نامہ، پنکھا نامہ، ڈھول نامہ، چرخہ نامہ، قیامت نامہ، ماں باپ نامہ، فقر نامہ، عبرت نامہ، ظفر نامہ، وصیت نامہ، فالنامہ، خواب نامہ، میلاد نامہ، شمائل نامہ، وفات نامہ، نور نامہ اور معراج نامہ شامل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آسمانی سفر جسے "معراج" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایک ایسا محیر العقول معجزاتی سفر ہے جس نے انسانی فکر و نظر کے کینوس پر بہت نمایاں تخلیقی نقوش چھوڑے ہیں۔ اس عظیم واقعہ کے بعد انسان نے تخلیقی و عملی ہر دو سطحوں پر اس معراج کا تتبع کرنے کی شعوری کوششیں کی ہیں۔ اور ہر دو سطحوں پر اس پیروی میں نئے جہانوں سے روشناس ہوتا رہا ہے۔ معراج نامے سے مراد ایسی کتاب یا کتابچہ ہے جس میں واقعۂ معراج نثر و نظم میں اپنی تفصیلات اور جزئیات کے ساتھ بیان ہو۔ اردو میں منظوم معراج نامے تحریر کرنے کی روایت فارسی سے آئی۔ ابتداء میں شاعروں نے اپنے دواوین اور مثنویوں میں معراجیہ شعر کہے۔ قطب شاہی دورِ حکومت میں دکن میں سید بلاقی نے پہلا باقاعدہ منظوم معراج نامہ لکھا۔ اگرچہ اردو کی نعتیہ شاعری معراجیہ مضامین کے اعتبار سے ہمیشہ ثروت مند

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

رہی ہے اور قریب سبھی اصنافِ سخن میں شاعروں نے معراجیہ مضامین ندرت و خوبی سے منظوم کیے ہیں لیکن علاحدہ سے تحریر کیے گئے معراج ناموں کی تعداد بھی کم نہیں۔ سید بلاقی کے حسنِ آغاز کے بعد معظم، ملاوجہی، مختار، محی الدین فتاحی، امین گجراتی، کمتر، میراں ہاشمی، محمد حسین معظم قادری بیجاپوری، شاہ ابوالحسن قربی، شاہ کمال الدین، قاسم مہری، میر قدرت اللہ خان، امام بخش ناسخ، میر مظفر حسین، محسن کاکوروی، امام احمد رضا خان، حافظ محمد فیض اللہ، غلام محمد، محمد دولت خان، سید جعفر اللہ حسینی، عزیز لکھنوی، خواجہ محمد اکبر خان وارثی اور نذر صابری جیسے اصحاب فن نے معراج نامے لکھے ہیں۔ یہ معراج نامے اردو نعتیہ شاعری کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

کلیدی الفاظ: معراج نامہ، اردو نعت، شاعری۔

''نامہ'' اردو میں فارسی سے وارد ہوا۔ پہلوی زبان میں یہ ''نامک'' تھا جس کے معنی کتاب کے تھے۔ فارسی میں نامہ ہوا جو مختلف معانی میں مستعمل ہے جن میں مکتوب، تعلیق، کتاب، رقعہ وغیرہ ہیں۔ اصلاً اس کاغذ یا صفحے کو کہتے ہیں جو لکھ کر کسی کی جانب منسوب کیا جائے۔ فارسی میں اس ترکیب کے ساتھ رواج پانے والے رسائل و منظومات میں پند نامہ، شاہ نامہ ہیں۔ اردو میں صوفیاء نے اس کو اپنی مخصوص ترکیبی اور معنوی ہیئت میں رواج پذیر کیا۔ اور مذہبی نوعیت کی صورت پیدا کر کے نور نامہ، میلاد نامہ، شمائل نامہ، معراج نامہ اور وفات نامہ نامی تصانیف لکھیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کو دلکش انداز میں عوام کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔ نامہ نام کی اکثر تصانیف خواتین کو دینی مسائل سکھانے کے لیے بھی لکھی گئیں جیسے چکی نامہ، لوری نامہ، پنکھا نامہ، ڈھول نامہ، چرخہ نامہ، قیامت نامہ، ماں باپ نامہ، فقر نامہ، عبرت نامہ، ظفر نامہ، وصیت نامہ، فالنامہ، خواب نامہ، میلاد نامہ، شمائل نامہ، وفات نامہ اور نور نامہ ہیں۔ (1)

---

[1]۔ سلطانہ، رفیعہ سلطانہ (ڈاکٹر)۔ اردو نثر کا آغاز وارتقاء۔ (ط۔ا، کراچی: کریم سنز پبلشرز) ۱۹۷۸ء، ص: ۲۷

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

معراج نامہ سے مراد وہ تصنیف ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راتوں رات مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا طویل سفر طے کیا اور براق پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کی ہمنوائی میں آسمانوں کی سیر کی اور اللہ رب العزت کے حرم خاص تک پہنچے۔

معراج کے واقعات اور صورت احوال سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان فرمائی اور کتب روایات میں آپ سے منقول بے شمار احادیث ہیں جن میں مختلف جگہوں پر اس واقعہ کی جزوی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ معراج پر لکھی گئی پہلی باقاعدہ کتاب ابن عباس کی "الاسراء والمعراج" بتائی جاتی ہے۔ یہ کتاب مصر میں "مکتبۃ القاھرۃ الحدیثۃ" سے اور بیروت میں دار ومکتبہ الھلال نے ۲۰۰۳م میں طبع ہوئی۔ اس کا ذکر جدید مستشرق گربر نے اپنے مضمون "Timurid Book of Ascension تیموری معراج نامہ" میں کیا ہے۔ لیکن اس کتاب کی ابن عباس کی طرف نسبت کرنا درست نہیں کیوں کہ ابن عباس سے کسی بھی تالیف یا تصنیف کا ثبوت نہیں ملتا۔ عبدالرحمن السلمی کی کتاب لطائف المعراج جس کا انگریزی ترجمہ فریڈرک "The Subtleties of the Ascension" نے کیا۔ امام قشیری کی کتاب المعراج اور بایزید بسطامی کی "کتاب المعراج" بھی موجود ہے۔ یہ دکتور علی حسن عبدالقادر اور ڈاکٹر نکلسن کی تحقیق کے ساتھ دار بیبلون نے طبع کی۔[2]

فارسی میں پہلی معراجیہ شاعری کا سراغ چھٹی صدی ہجری میں حکیم سنائی (۵۴۵ھ) کے ہاں ملتا ہے جس نے اپنی مثنوی میں "در صفت معراجش" کے عنوان سے معراج کو ذیلی موضوع بنایا ہے۔ شیخ شہاب الدین یحییٰ

[2]. Internet: PDF Version of published book on Archive Library https://ia801801.us.archive.org/24/items/quchairi/mi3raj.pdf

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

سہروردی نے مونس العشاق میں ۱۲۶ اشعار پر مشتمل معراج نامہ بعنوان ''فی معراج النبی علیہ الصلوۃ والسلام'' لکھا ہے۔ نظامی گنجوی(۵۹۹ھ) کی مثنوی لیلی مجنوں میں معراج پیغمبر کے عنوان سے معراج نامہ موجود ہے۔

ساتویں ہجری کے فارسی شعراء میں فرید الدین عطار، جلال الدین رومی، سعدی شیرازی جیسے نامور افراد ہیں ان کے ہاں معراجیہ مضامین موجود ہیں لیکن باقاعدہ معراج نامے یا معراج کا تفصیلی احوال نہیں ملتا۔ لیکن دریں چہ شک کہ عطار کی منطق الطیر ہو یا رومی کی مثنوی یہ سماوی ادب کے فن پارے ہیں جس کی بنیاد واقعہ معراج ہی ہے۔

آٹھویں صدی ہجری میں اوحدی مراغی، عبدالرحمن جامی کے نعت گو شاعر ہیں جن کے ہاں معراجیہ اشعار ملتے ہیں۔ اسی صدی میں امیر خسرو ہندوستان میں ہوئے جنہوں نے مثنوی مطلع انوار میں معراج کے مضامین کثرت سے بیان کیے ہیں۔ بعد ازاں فغانی شیرازی، محتشم کاشانی، فیضی، عرفی، نظیری، طالب آملی، صائب تبریزی، ابو طالب کلیم، فتح علی صبا، مرزا قاآنی، سروش اصفہانی، اور یغما کے ہاں بھی معراجیہ شاعری ملتی ہے۔ نویں صدی میں شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی(۷۳۰۔۸۳۴ھ) کا ''رسالہ دربیان معراج'' فارسی کی معراجیہ تصانیف میں اہمیت کا حامل ہے۔[3]

گیارھویں صدی ہجری میں ابو علی سینا کا معراج نامہ مطبوعہ ملتا ہے۔[4]

معین نامی ایک نامعلوم شاعر کا معراج نامہ جس کا سن کتابت ۳۰ جلوس عالمگیری ہے۔ ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور لاہور پنجاب پبلک لائبریری میں موجود ہے اس کی کتابت سیالکوٹ میں ہوئی تھی۔[5]

حمید الدین ناگوری کے معراج نامے کا مخطوطہ دیال سنگ ٹرسٹ لائبریری میں موجود ہے۔[6]

---

(3)۔ احمد منزوی، فہرست نسخہ ھای خطی کتابخانہ گنج بخش (ط۔ا، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان)، ج:۲، ص:۴۶۴

(4)۔ احمد منزوی، ایضاً

(5)۔ احمد منزوی، ایضا، ج:۳، ص:۱۹۴۶

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 9, 2025

مبارک بخاری نے ۱۲۳۰ میں معراج نامہ لکھا۔ قصۃ المعراج کے عنوان سے غلام محی الدین بن قطب الدین بن محمد عاقل لاہوری نے ۱۲۵۶ میں معراج نامہ لکھا۔اسی دور کا ایک اور معراج نامہ ولی المتخلص بہ معین کام لتاہے۔(7)

مولوی جان محمد کا تحریر کردہ معراج نامہ، کتاب خانہ اللہ بخش اسد ملتانی میں موجود ہے اس مخطوطہ پر تاریخ یا سال تصنیف نہیں ہے۔(8)

البتہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود نسخہ پر ۱۲۸۲ لکھا ہوا ہے۔

دسویں صدی ہجری میں شاہ برہان الدین جانم کی ایک تصنیف ہشت مسائل کا تذکرہ مولوی عبدالحق نے خواجہ بندہ نواز کی تصانیف کے سلسلہ میں کیا ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ آغا حیدر حسن کے کتب خانے میں ہے۔ ہشت مسائل میں کائنات کی ابتدااور ذات خداوندی کے بارے میں تشریح و تفسیر ہے اس میں معراج سے متعلق بھی سوال و جواب کے انداز میں کچھ باتیں درج کی گئی ہیں۔ایک اقتباس درج ذیل ہے:

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کون معراج ہوا تب محمد رسول اللہ علیہ السلام نے سوال کیے، سات طبق آسمان اور سات طبق زمین کیا قدیم ہے یا جدید۔ جواب: خدا کہیا اے حبیب من این ہمہ جدید آفریدہ شد۔ سوال تو کچھ نہ تھا تو کیا تھا۔ جواب: تجھ سون میں تھا۔(9)

(6)۔ احمد منزوی، ایضا

(7)۔ احمد منزوی، ایضا

(8)۔ محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔ اردو میں میلاد النبی۔ ص: ۲۶۲ /یہ مخطوطہ جہانیاں چک نمبر آر ۱۰۔ ۱۱۴ ضلع ملتان میں موجود ہے۔

(9)۔ رفیعہ سلطانہ (ڈاکٹر)۔ اردو نثر کا آغاز وارتقاء۔ (ط۔ ا،۔۔۔)، ن س، ص:۱۷۶

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

مرزا غالب کی فارسی مثنوی ابر گہر بار میں معراج کا بیان قریب ۱۳۴۷ اشعار پر مشتمل ہے۔ علامہ محمد اقبال کی فارسی شاعری میں جاوید نامہ مکمل معراج نامہ کہا جاسکتا ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کے تتبع میں ایک امتی اور پیروکار کی حیثیت سے لکھا گیا ہے۔

اردو معراج نامے فارسی سے متاثر ہو کر لکھے گئے اور ان کی ابتداء دسویں صدی ہجری میں دکن سے ہوئی۔ دکنی اردو میں اولین معراجیہ شاعری شاہ علی محمد جیو کی ہے۔ شاہ علی محمد جیو نام اور گام دھنی لقب ہے جس کے معنی گاؤں کے مالک کے ہیں۔ میر علی شیر قانع کے بقول شاہ علی محمد، شیخ احمد کبیر رفاعی کی اولاد میں سے تھے۔[10] ان کا دیوان جواہر اسرار اللہ[11] کے نام سے ملتا ہے۔ اس کے قلمی نسخے پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور اور حیدر آباد دکن کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔ یہ مجموعہ بمبئی سے طبع ہو چکا ہے۔[12] ان کے چند معراجیہ اشعار درج ذیل ہیں:

آدم آدمی ہور جن سارے، اے نور نبی تھے کیتے / بھیس بھرا کر آپ دکھایا ہم تم اوپر بول سو دیتے
ڈونگر حیواں ہور نباتات اے سب نور نبی کا جانوں / احمد محمد نانوں احد کے دوجا من منہ کوئی نہ آنوں
توریت ماں خدا ایں کہیا مہتر موسی بات / محمد رسول حبیب خدا کا ساروں کہہ یہ بات
احمد بھی ہے توریت مانہیں محمد کیرا نانوں / انجیل میں بھی احمد کہیا مکے تھیں تس مولد تھانوں[13]

تیرھویں صدی ہجری میں مرزا حبیب اللہ نے ایک قصیدہ میں معراج کا احوال بیان کیا۔ ملک خوشنود گولکنڈہ کا شاہی غلام تھا جو محمد قطب شاہ کی شہزادی خدیجہ سلطان کے ساتھ بیجاپور آیا۔ خوشنود اپنی قابلیت کے سبب ترقی

(10)۔ قانع، میر علی شیر۔ تحفۃ الکرام۔ ج: ۱، ص: ۴۰۔۳۹

(11)۔ جواہر اسرار اللہ، مخطوطہ نمبر: ۱۴۱۰، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

(12)۔ نوائے ادب۔ بمبئی جنوری ۱۹۵۵، ص: ۴۳

(13)۔ شیرانی، محمود شیرانی (حافظ)۔ مقالات حافظ محمود شیرانی۔ (ط۔ ا، ۔۔۔۔)، ن س، ج: ۱، ص: ۱۸۶

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

کرتے ہوئے اعلی مدارج پر فائز ہوا۔ یہاں تک کہ ۱۰۴۵ھ میں بیجاپور کے سفیر کی حیثیت سے گولکنڈہ گیا۔ جہاں اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی اور سلطان عبداللہ قطب شاہ نے انعام واکرام سے سرفراز کیا۔ ملک خوشنود اردو فارسی کا زبردست شاعر تھا۔ اس نے کئی قصیدے لکھے جو نایاب ہیں۔ ہشت بہشت اور یوسف زلیخا دو مثنویوں کا پتہ چلتا ہے۔ ہشت بہشت سلطان محمد عادل شہ کے ایماء پر ۱۶۴۰ء میں لکھی گئی۔ جو امیر خسرو کی ہشت بہشت کا ترجم ہے۔ مثنوی میں حمد ونعت کے بعد معراج کا بیان ہے۔ معراج کے بارے اشعار کا نمونہ یہ ہے:

محمد سب نبیاں کے سیس کا تاج/ محمد باج بہی کس نہیں ہی معراج
مبارک رات او جس رات میں شاہ/ گئی میں عرش پر جون کیں اپر پاہ[14]

اس مثنوی کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔[15] اس کے علاوہ خوشنود کا نور نامہ بھی ہے۔

مفصل اور طولانی قصص و حکایات کے بیان کرنے کے لیے بہترین صنف شعر مثنوی ہے کیوں کہ مثنوی میں دست شاعر کشادہ ہوا کرتا ہے اور وہ مختلف قوافی کے استعمال سے طویل حکایت کو بآسانی بیان کر دیتا ہے۔ قصیدہ بھی دیگر اصناف شعر سے اس معاملہ میں بالاتر ہے کہ اس میں گوناگوں مضامین اور طولانی گفتگو بآسانی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولاً فارسی میں اور بعد ازاں اردو معراج ناموں کے لیے جس صنف شعر کو عموما اختیار کیا گیا وہ مثنوی یا قصیدہ ہے۔ کیوں کہ معراج کا واقعہ بھی طویل اور مختلف الجہت موضوعات کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی اور صنف شعر اس کے لیے زیادہ موزوں نہیں ہے۔

معراج ناموں میں واقعۂ معراج کو قرآن و روایات سے پیوستہ بیان کیا جاتا ہے۔ عموماً معراج ناموں کا آغاز حمد و ثناء رب ذوالجلال، توصیف و مدح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شاعر کی اپنی تعریف وغیرہ

(14)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ یورپ میں دکھنی مخطوطات۔ (ط۔ ا، حیدرآباد: شمس المطابع عثمان گنج)، ۱۹۳۲، ص: ۲۲۵
(15)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ یورپ میں دکھنی مخطوطات۔ ص: ۲۲۳

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں مقام معراج اور جبریل کا حکم الٰہی سنانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر تسلیم خم کرنا، ام ھانی کے گھر یا حرم پاک کا تذکرہ اور براق کی تیزی اور خوبی رفتار کا ذکر، بیت المقدس میں تشریف آوری اور جماعت انبیاء علیہم السلام کی امامت ،آسمان اول ، دوم اور تمام آسمانوں پر آپ کا استقبال ، مختلف انبیاء سے ملاقاتیں اور سدرۃ المنتہی تک پہنچنا، جنت و دوزخ کی سیر کرنا، جبریل کا رکنا اور پھر مزید آگے آپ کا تنہا جانا، قاب قوسین کی قربت ، دیدار الٰہی، نماز کی فرضیت ،امت کی مغفرت و بخشش کا ذکر ہوتا ہے۔ معراج نامے کے آخر میں شاعر اپنی مناجات اور دعائیں ذکر کرتا ہے۔

جنوبی ہند کے معراج نامے

سید بلاقی نام اور بلاقی تخلص، قطب شاہی دور کا شاعر ہے مگر شاہی دربار سے منسلک نہیں تھا۔ بلاقی نے اپنے زمانے کے دستور کے مطابق کوئی عشقیہ شاعری نہیں کی بلکہ معراج نامہ اور نور نامہ تصنیف کیے۔ بلاقی کا معراج نامہ ۱۵۲۵ ابیات پر مشتمل ہے جو ۱۰۵۶ھ /۱۶۴۶ء میں تصنیف ہوا۔ مختلف کتب خانوں میں اس کے متعدد نسخے موجود ہیں۔ معراج نامے کے مخطوطات کتب خانہ آصفیہ، کتب خانہ جامعہ عثمانیہ، کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو، کتب خانہ سالار جنگ کے علاوہ تین مخطوطے شاہان اودھ کے کتب خانوں میں بھی ہیں۔(16)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے بھی اس معراج نامہ کے آٹھ اور قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے جو انجمن اردو پاکستان کے علاوہ ان کی نظروں سے گذرے ہیں اور جن میں سنہ تصنیف ۱۰۵۶ھ دیا گیا ہے(17) تین مخطوطات پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہیں۔(18) دو مخطوطات نیشنل میوزیم کراچی میں ہیں۔ ان مخطوطات کی

---

(16)۔ فہرست اسپرنگرس، ص: ۶۰۴

(17)۔ جالبی، جمیل (ڈاکٹر)۔ تاریخ ادب اردو۔ (ط۔ا،)،ن س، ج: ا، ص: ۴۹۳۔۴۹۵

(18)۔ مخطوطات مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ نمبر: ۸۶۲۲۔۸۷۵۷۔۸۶۸۸

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

کثرت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ معراج نامہ اپنے دور میں بہت مشہور تھا اور محفل میلاد کی مذہبی و مجلسی ضرورت کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا تھا۔ ڈاکٹر یحییٰ نشیط اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

دکن میں واقعہ معراج کو موضوع بنا کر خالصتاً معراج نامہ ترتیب دینے کی روایت نثر میں خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے یہاں پائی جاتی ہے اور نظم میں بلاقی کے یہاں۔ بلاقی کے معراج نامہ میں یہ مذہبی موضوع تصوف کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے لیکن بے بنیاد روایات کو جوڑنے کی وجہ سے ان کا معراج نامہ بس ایک دلچسپ واقعہ سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ بلاقی نے فارسی معراج ناموں سے استفادہ کرنے کا اعتراف کیا ہے ان کے یہاں اثنا عشری عقائد کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ آنحضرت کے آسمانی سفر کی منظر کشی کرنے میں شاعر نے وسعت نظر سے کام لیا ہے۔ جنت و دوزخ کے مناظر، پانچویں فلک کے ہیبت ناک فرشتے اور براق کی تصویر کشی میں اس نے اپنی مہارت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ بلاقی نے سات سوابیات میں یہ معراج نامہ قلمبند کیا ہے جو اسی کے بقول خلق میں عجیب و غریب یہ قصہ ہے۔ اس مثنوی میں شاعر نے جگہ جگہ علم نجوم کی اصطلاحیں استعمال کی ہیں۔ جو اس کے علم نجوم سے واقفیت کی دلیل ہیں۔ [19]

یہ معراج نامہ اپنے دور کا مقبول اور مجلسوں میں پڑھا جانے والا تھا۔ شاعر نے اسے لکھا بھی مجلسی ضرورت کے پیش نظر تھا اسی لیے وہ خود کہتا ہے:

اگر کوئی پڑے گا تو اوسکوں ثواب / نہ کہنے میں آتا ہے اوسکا حساب

اس معراج نامہ میں آں حضرت کی معراج کے واقعات داستان کے پیرائے میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ متن سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاقی نے کسی فارسی "معراج نامہ" کا ترجمہ کیا ہے۔

کہ معراج نامہ کے سینو خبر / حکایت جو بولا ہوں میں مختصر

---

(19)۔ ڈاکٹر سید یحیی نشیط، اردو نعت گوئی کے موضوعات، مقالہ: نعت رنگ، ۔ نمبر ۵، ص: ۴۹

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

کیا فارسی کو سود کھنی غزل / کہ ہر عام ہور خاص سمجھیں سگل

حسب روایت مثنوی کا آغاز حمد سے ہوتا ہے:

اول نام اللہ سو بولوں احد / ثنا وصفت اس کی ہے بے عدد

ثنا اس اپر نت سزاوار ہے / کرنہار قدرت میں کرتار ہے

بلاقی کے معراج نامہ میں غیر مانوس مقامی الفاظ کا استعمال نسبتاً کم ہے۔ اس کی بحر رواں ہے جسے ترنم میں لے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ زبان اتنی صاف اور رواں ہے کہ ترجمہ کا بہت کم احساس ہوتا ہے بلکہ شاعر کی ذاتی شعری واردات معلوم ہوتی ہے۔ زبان کے استعمال پر قدرت کے باعث خوبصورت آہنگ پیدا ہوا ہے۔[20]

معراج نامہ کی زبان سے متعلق ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں:

> اس کی زبان تکلف و تصنع سے پاک ہے اور اظہار بیان صاف اور رواں ہے۔ اس میں غیر مانوس مقامی الفاظ کا استعمال اس دور کے دوسرے معراج ناموں کی نسبت سے کم ہے۔ بلاقی کی سادگی اور قدرت بیان کے سبب یہ معراج نامہ طبع ترجمہ سے زیادہ طبع زاد نظر آتا ہے۔[21]

سید بلاقی نے اپنے معراج نامہ میں سلاطین گوالکنڈا کے عقائد کے بر خلاف ''خلفائے راشدین'' کی منقبت بھی لکھی ہے کیوں کہ اس کی کسی دربار سے وابستگی نہیں تھی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں کہ بلاقی نے عوامی رنگ پیدا کرنے کے لیے ایسی ضعیف روایات کو بھی شعر کا جامہ پہنایا ہے جو عوام میں مقبول و مروج تھیں۔[22]

اس کے باوجود یہ معراج نامہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ اتنا مشہور رہا کہ باقر آگاہ نے ہشت بہشت میں اور شاہ کمال نے اپنے معراج نامہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

---

(20)۔ خواجہ حمید الدین شاہد، تبسم کاشمیری۔ تاریخ ادبیات مسلمان پاکستان و ہند۔ (ط۔ا)، ن س، ج:۶، ص: ۴۳۱

(21)۔ ریاض مجید (ڈاکٹر)۔ اردو میں نعت گوئی۔ (ط۔ا، پاکستان: اقبال اکادمی)، ۱۹۹۰ء، ص: ۲۱۲

(22)۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج:۱، ص: ۴۹۳

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

معراج نامہ میں نبی کریم کی معراج کے کم و بیش سبھی معروف واقعات اور روایات کو بلاقی نے بیان کیا ہے مثلاً آپ کا آسمانوں کی سیر کرنا، انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقات کرنا اور بہشت و دوزخ کا مشاہدہ وغیرہ۔ ان تفصیلات کے بعد حضور کے عرش پر تشریف لے جانے کا بیان ہے اور پھر معراج سے واپسی کا ذکر ہے۔ شاہ کمال نے اپنے معراج نامہ میں بلاقی کے ہاں ملنے والی غلط روایات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں نصیر الدین ہاشمی لکھتے ہیں کہ اس میں معراج کے واقعہ کو ایک افسانہ کی صورت لکھا گیا ہے جو افسانہ کی صدق و کذب کا مرقع ہے۔[23] ساتویں آسمان پر حضور کے تشریف لے جانے کے بارے میں سید بلاقی لکھتے ہیں:

کہ ہفتم سماکی سو دروانکوں / کہا کھول درحال دروازہ کون
کہ دروان بولا کہ تو کون ہی / کہ اس وقت آیا سو کیا کام ہی
کہا میں ہوں جبرائیل گیا تھا زمین / کہ لایا محمد کو روح الامین
کہ یو نام سن کر تہی سو کھولا باب / پرانور کا وہاں اجالا شتاب
فرشتہ چہیتی سہ درود بول کر / کئی سہہ سلاماں کوں ہتھ جوڑ کر
جو دیکھا نبی وہاں سو عجنس کون / کہ دیکھا تھا اوس تہار پر آلی نکون
کہ جبرائیل کون پے پوچھا اوسکا نام / کہ ابراہیم تیرا جد علیہ السلام
اگی ہو محمد نی کیتا سلام / خلیل اللہ بولی علیہ السلام
خلیل اللہ بولی مرحبا تجھ اوپر / ہزار آفریں ہی سو تجھ ذات پر[24]

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے تینوں مخطوطات میں یہ سب سے بہتر ہے اور صاف لکھا ہوا ہے۔[25]

---

[23]۔ نصیر الدین ہاشمی۔ دکھنی کے چند تحقیقی مضامین۔(ط۔ا،۔۔۔)، ن س، ص: ۲۳

[24]۔ بلاقی، سید محمد بلاقی،۔ معراج نامہ بلاقی (مخطوط)۔(لاہور: مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری)، مخطوطہ نمبر: ۸۶۸۸، ص: ۱۳

[25]۔ بلاقی، ایضاً، ص: ۱۳

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

بلاقی نبی کریم کے معراج سے مشرف ہونے کی کیفیت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

کہ معراج تم کو خدانت کرے/فرشتیاں نے سن کو بھی کلمہ پرے
خوش سوں کھڑا وہ مبارک بدن/دسی خوب رونق کہ گل در چمن
سچی توں محمد تیرا ناؤں ہے/دو عالم کے سر پر تیرا چھاؤں ہے
توں ہی بادشاہی تجھ راج ہے/دو عالم کی شاہا نمیں سرتاج ہے (26)

سید بلاقی نے خاتمہ میں اپنی مثنوی کے بعض خواص بھی بیان کیے ہیں۔

جو سید بلاقی نے پایار تن/کیا سور تن دل میں جیو سوں جتن
اگر کوئی پڑے گا تو اس کا ثواب/نہ کہنے میں آتا ہے اس کا جواب
اگر جانتا ہے پھڑ نامدام/ترے کام جگ میں تو ہوویں تمام
کہ جس پاس معراج نامہ اچھے/بلا بھوت اس کن کدھوں نا اچھے
صدق سوں اسے کوئی گھر میں رکھے/کدھیں آگ اس کے نہ گھر کوں لگے
نہ جادو ہووے اس پر اپر کار گار/نہ کشٹ پڑے کدھیں اس ٹھار پر
کہ جیتے بلایا ہوں آمان توں/الہی دنیا میں نگہبان توں (27)

معراج نامہ کے اختتام پر سید بلاقی نبی کریم ﷺ سے اپنی نسبت غلامی کا اظہار کرتا ہے:

جو سید بلاقی نبی کا غلام/قصہ یو کھیا تجھ لطف سوں تمام
ہزاروں درود و ہزاراں سلام/بحق محمد علیہ السلام (28)

---

(26)۔ بلاقی، سید محمد بلاقی۔ معراج نامہ بلاقی (مخطوط)۔ (حیدرآباد: کتب خانہ ادارہ ادبیات)، ص: ۱۰ بحوالہ :رفیع الدین اشفاق۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔(ط۔ا،۔۔۔)،ن س، ص: ۱۵۱

(27)۔ حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب)،۱۹۵۶ء، ص: ٦۴

(28)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ دکن میں اردو۔ ص:۹۸

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

سید بلاقی کے دوسرے شعر کو ضرب المثل کی سی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور کئی میلاد ناموں اور مثنویوں کے اختتام پر یہ شعر نظر آتا ہے۔ معراج نامہ کے علاوہ سید بلاقی کی دوسری تصنیف نور نامہ ہے۔ بلاقی کا نور نامہ چھ سو اشعار پر مشتمل ہے جو ۱۰۶۴ میں لکھا گیا۔[29]

سید محمد بلاقی کے اس معراج نامے کا ایک نجیب الطرفین نسخہ مخزونہ: مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی نعتیہ جریدے سہ ماہی فروغ نعت کی آٹھویں اشاعت میں عکسی شائع کیا گیا ہے۔ اس مخطوطے کی کیفیت حسب ذیل ہے:

عنوان	:	معراج نامہ					
شاعر	:	سید بلاقی					
کاتب	:	نامعلوم الاسم					
زمانہ کتابت	:	ندارد					
ضخامت	:	۶۳ صفحات					
تقطیع	:	طول	:	۱۹ س م	عرض	:	۱۲ س م
حوض	:	طول	:	۱۴ س م	عرض	:	۷ س م
کاغذ	:	گہرا بادامی، ملائم، مشینی					
سطور	:	اوسطاً ۱۲ فی صفحہ					
خط	:	نستعلیق، پختہ خوانا					
ترقیمہ	:	ندارد					
ابتدا	:						

(29)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ (ط۔ا، حیدرآباد: مطبع ابراہمیہ)، ۱۹۶۷ء، ص: ۱۹۷

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 9, 2025

اول نام اللہ جو بولون ابد/ثنااور صفت اور کرون بیعد د

ثنااوس اوپرنت سزاوار ہی/کرن ہار قدرت مین کرتار ہی

انتہاء :

پچہیں اونکیں سبہ خاندانکون پہرپی/پچہیں او سکیے کلمہ محمد پہرپی

خدایاتوانکون بہیں رکھنا مدام/بحق محمد علیہ السلام

کیفیت :

معراج نامہ کا زیر نظر مخطوط ایک جلد میں ہے۔اس میں معراج نامہ سید بلاقی کے علاوہ قدیم اردو کا ایک اور پنجابی کے چار رسائل شامل ہیں۔ جلد میں شامل تمام رسائل کا کاتب ایک ہے مگر کہیں بھی اس نے اپنا نام نہیں لکھا۔اکثر رسائل ترقیمے سے عاری ہیں،اگر کہیں ہے تو صرف رسالے کا نام اور تمت تمام کے الفاظ ہیں۔ کاتب فن کے اسرار ورموز کا شناسا ہے اور اس فن میں مہارت رکھتا ہے۔خط نستعلیق اور نسخ دونوں میں اس کا قلم رواں اور خوش نویس ہے۔اردو، عربی، فارسی اور پنجابی زبانوں سے اس کی شناسائی ظاہر ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسائل کاتب نے اپنے لیے کتابت کیے ہیں، تمام رسائل ایک ہی زمانے میں کتابت ہوئے ہیں۔ ترقیمہ کی نامودگی کے باعث عرصہ کتابت کا علم نہیں تاہم طرز املا اور کاغذ کی کہنگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نسخہ انیسویں صدی کے ابتدائی زمانے کا مکتوبہ ہے۔نسخہ اگرچہ آب دیدہ اور پا بریدہ ہے مگر اس کے باوجود تمام رسائل کا متن سلامت ہے اور کوئی مقام ایسا نہیں جسے پڑھنے میں دقت ہو۔ معراج نامہ تریسٹھ صفحات کو محیط ہے شعر کے دونوں مصرعے آمنے سامنے کتابت کیے گئے ہیں۔ معراج نامے کے عنوانات فارسی میں ہیں اور ان کے لیے شنگرفی رنگ کی روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

امتیازات املا: معراج نامہ کا املا قدیم رنگ وآہنگ کا حامل ہے۔کاتب کے پیش نظر کوئی قدیم تر نسخہ رہا ہے امتیازات املا کی تفصیل درج ذیل ہے:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

۱۔ پورے مخطوط میں نون غنہ کون لکھا گیا ہے۔

۲۔ کاف ہندی (گاف) کو پورے مخطوط میں ایک مرکز کے ساتھ "ک" لکھا گیا ہے۔

۳۔ تائے ہندی (ٹ)، دال ہندی (ڈ) اور رائے ہندی (ڑ) کو پورے نسخے میں "ت"، "د" اور "ر" لکھا گیا ہے۔

۴۔ پورے نسخے میں ہائے دوچشمی (ھ) کا استعمال نہیں کیا گیا۔

۵۔ اکثر الفاظ کو ملا کر لکھا گیا ہے۔

معراج نامہ کا زیر نظر مخطوطہ کئی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ معراج نامہ سید بلاقی کے ہندوستان سے شائع ہونے کی اطلاع اگرچہ بعض کتب سے ملتی ہے تاہم اس کا انتقادی متن ابھی تک منظر عام پر نہ آسکا۔ معلوم نسخوں کی مدد سے جب معراج نامہ سید بلاقی کا انتقادی متن تیار ہو گا تو زیر نظر نسخہ بھی مددگار ہو گا۔ زیر نظر معراج نامہ کل ۳۴۷ا اشعار کو محیط ہے۔ نسخہ آغاز و انجام سے مکمل اور واقعہ پورا ہے۔ جن محققین نے معراج نامہ کے اشعار کی تعداد پندرہ سو یا اس سے متجاوز بتائی ہے ان نسخوں سے اس کا تقابل نئی صورتوں کو سامنے لانے کا محرک ٹھہرے گا۔ زیر نظر معراج نامہ کا سال تخلیق بھی مختلف ہے متعلقہ اشعار دیکھیے:

قصہ یون ہویا سبہ خلق میں عجب/کیا روز سولان وماہ رجب
نبی کی ہجر مو تہا ایک ہزار/کہ روز و نمیں تہا روز تب ایتوار

ان اشعار سے ۱۶ رجب ۱۰۰۰ھ بروز اتوار ظاہر ہوتا ہے جو دیگر محققین کے پیش کردہ سال تالیف سے بالکل مختلف ہے ان اختلافات کے باعث معراج نامہ کا زیر نظر نسخہ اہمیت کا حامل ہے اور تدوین متن میں اس نسخے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔[30]

ملا اسد اللہ وجہی (1070ھ۔1659ء)

---

[30]۔ ناشاد، ارشد محمود (ڈاکٹر)۔ سید بلاقی کے معراج نامے کی ایک اور روایت۔ سہ ماہی فروغ نعت (اٹک)، ش:۸، اپریل تا جون ۲۰۱۵ء، ص:۱۰

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

وجہی قطب شاہی عہد کے دوسرے بڑے شاعر ہیں۔ مثنوی قطب مشتری میں معراج کے عنوان سے ۱۳۴ اشعار ملتے ہیں۔ معراج کے بارے میں ان کے اشعار عام معراج ناموں کی طرح ہیں ان میں معراج کی رات کا نورانی سماں، آسمانوں پر نبی کریم کی تیاری، براق کی تیز رفتاری اور آپ کی خدا سے ملاقات وغیرہ کا بیان ہے۔ وجہی نے معراج کا ذکر مثنوی میں ذیلی موضوع کے تحت اختصار سے کیا ہے۔ لیکن چونکہ مکمل ذکر ہے اس لیے اس کو ایک معراج نامہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ ذکر معراج سے متعلق چند اشعار دیکھیے۔

صفت کرتوں معراج کی رات کا/کہ جا گیا اہے بخت تج بات کا
اتھا اس رین کو عجب کچھ نور/کہ لاکھاں تی چانداں کا ڑوڑاں تی سور
نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے/جو غوغا کئے قدسی انبر منے
نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے/ہمیں سب انو کا درس پائیں گے
ملائک اچھلنے لگے ذوق سوں/سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں
فرشتے سورج چاند تارے تمام/لو آسمان کے رہنہارے تمام
قدمبوسی کے شوق تی دھار لے کر/رہے پیلے آسمان میں آلے کر
براق آج خوش گرم جیوں برق ہے/کہ سرپا نو لگ نور میں غرق ہے
چڑیا پیٹ پر اس کی دو ماہتاب/گیا اڑنے آسمان پر جیوں شہاب
نداغیب تی آئے حضرت کنے/بلالے گیا واں تی خلوت منے [31]

بلاقی کے بعد دوسرا معراج نامہ معظم نے ۱۶۶۹ء اور ۱۰۸۰ھ میں ترتیب دیا تھا۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہر عنوان ایک شعر سے شروع ہوتا ہے اور عنوان کے سب اشعار ایک ہی بحر اور ردیف و قافیہ

(31)۔ ملا وجہی۔ مثنوی قطب مشتری۔ مرتبہ: مولوی عبدالحق، (ط۔ا، کراچی: انجمن ترقی اردو)، ن س۔ ص: ۷

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published: May 9, 2025

میں لکھے گئے ہیں ان سب اشعار کو اگر یکجا کر دیا جائے تو ایک الگ نظم بن جاتی ہے۔ جس میں سارے معراج نامے کا خلاصہ آجاتا ہے۔

نصیر الدین ہاشمی نے سالار جنگ کتب خانہ کے مخطوطات کی فہرست میں فتاحی کے معراج نامہ کا ذکر کیا ہے لیکن اس دور کا سب سے بہترین معراج نامہ جو شعری خوبیوں سے مالا مال ہے مختار کا ہے۔

علی عادل شاہ کے دربار کا ملک الشعراء ملا نصرتی اردو کا ایک بہت بڑا شاعر تھا۔ تخلص کی مناسبت سے محمد نصرت نام ہونا قرین قیاس تو ہے مگر یقینی نہیں۔ نصرتی کے آباؤاجداد بہر حال مسلمان تھے۔ گلشن عشق میں نصرتی نے خود ایک ایسا شعر لکھا ہے جس سے اس کے خاندان پر روشنی پڑتی ہے:

بحمد اللہ کرسی بہ کرسی مری/چلی آئی ہے بندگی میں تری

جو ہوں میں بھی بندہ اسیر ہوا/جو آیا ہوں تجھ بندگی میں سدا[32]

اس کے بیجاپور کے تین بادشاہوں محمد عادل شاہ، علی عادل شاہ اور سکندر عادل شاہ کا زمانہ دیکھا۔ اسے بیجاپور کے دربار میں وہ مرتبہ حاصل تھا جو کسی اور کو نہیں تھا۔[33]

مثنوی گلشن عشق کے ایک مخطوطہ میں درج قطہ سے نصیر الدین ہاشمی نے سن وفات 1085ھ 1675ء بتایا ہے۔[34]

نصرتی نے ذکر معراج میں معراج کی رات، نبی کریم کی سواری، آسمانوں پر فرشتوں کی تیاری، براق کی تیز رفتاری، نزول رحمت حق، قطع افلاک کا بیان اور دوسرے مراحل کی منظر نگاری کا نقشہ مکمل کھینچا ہے۔ ان ابیات کو ایک معراج نامہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اشعار ملاحظہ ہوں:

کرم تے کیا تخت رفرف سوار/گذرتے مقامات سوں کئی ہزار

---

(32)۔ نصرتی۔ ملا نصرتی۔ گلشن عشق۔ تحقیق: مولوی عبد الحق۔ (ط۔ ا، انجمن ترقی اردو، کراچی)، ۱۹۵۲ء، ص: ۲۱

(33)۔ ۔تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، اردو ادب۔ ج: ا، ص: ۴۷۸۔۴۷۹

(34)۔ ایضاً، ج: ا، ص: ۴۸۴

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

لیا تس انگے آسمان بروج / منازل تی تس چڑ کے کیتی عروج

جب آیا دیکھے عرش عالی انگے / چلن تس پہ نعلین اتارن منگے

کیا عرش در حال یوں التماس / کہ ہے اے حبیب خدا مجھ یو آس

جھٹک گرد تجھ پگ کے نعلین کی / کہ ہوئے روشنی دل کی مجھ نین کی

رکھے تب نبی عرش عالی پہ پاؤں / چلے چھوڑ دے تس کے آنگے کی ٹھاؤں

سمند ہوا رہ نورد جہاں / دیکھا یا لجا منزل لا مکاں(35)

محمد مختار، سکندر عادل شاہ کے دور کا شاعر ہے۔ شاہی دربار سے اسے کوئی تعلق نہیں تھا۔ کسی قدیم یا جدید تذکرہ نویس نے مختار کا ذکر نہیں کیا۔ غالبا یہ ایک مذہبی شخص ہوگا جو شہرت و ناموری سے بھاگتا تھا۔ مختار کے مرشد عبدالصمد تھے جو حضرت سید محمد گیسو دراز کی اولاد میں سے تھے۔ مختار کے ہاں قصہ مولود نامہ محمد مصطفی، معراج نامہ اور نور نامہ کے نام سے مثنویاں ہیں۔ مختار کے وفات نامہ کا مخطوط انجمن ترقی اردو پاکستان میں موجود ہے۔ مولود نامہ میں نبی کریم کی پیدائش کے حالات کو نظم کیا ہے اور ساتھ ساتھ نور محمدی، امت محمدی، خلق و فضیلت عرب، معجزات اور شمائل وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔(36) مولود نامہ قریبا ۱۴۴۰ ابیات پر مشتمل ہے۔ اس کے دو مخطوطات کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔(37) اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی میں بھی موجود ہے اور اس پر اس کا نام مولود سرور عالم لکھا ہوا ہے۔(38)

---

(35)۔ نصرتی۔ مثنوی گلشن عشق۔ مرتبہ: مولوی عبدالحق، ص: ۱۶

(36)۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ۱، ص: ۵۱۱

(37)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ (ط۔ ۱، حیدر آباد: مطبع ابراہیمیہ)، ۱۹۵۷، ص: ۷۵۱

(38)۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ۱، ص: ۵۱۱

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

مختار کا معراج نامہ واقعہ معراج پر لکھی گئی مثنویوں میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے قریبا دو ہزار سات سو پچاس ابیات ہیں اور یہ مثنوی کی ہیئت میں ہے اس کی بحر بھی معظم اور بلاقی وغیرہ کی مثنویوں جیسی ہے۔ مختار نے اس کے سن تصنیف ۱۰۹۴ھ کی وضاحت ان اشعار میں کی ہے:

یو معراج نامہ ہوا ہے تمام/سلام علی روح خیر الانام

یو تھا سنہ ہجرت کا اس دن قرار/تھے گزرے نود چار پر یک ہزار[39]

معراج نامہ کے دو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہیں۔ ایک مخطوطہ ۲۵۱ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ پر گیارہ سطریں ہیں۔ یہ ۱۱۷۲ھ کا تحریر کردہ ہے۔ اور دوسرا شکستہ اور ناقص الاول ہے۔ اس کا سنہ تحریر واضح نہیں ہے۔ صرف اس قدر نشان دہی ہوتی ہے کہ حسب فرمائش علی خان خلیل لکھا گیا ہے۔[40] کتب خانہ سالار جنگ اور آغا حیدر حسن کے پاس بھی اس کے مخطوطات موجود ہیں۔[41]

اس مثنوی میں مختار نے معراج کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آسمانوں کی سر، جنت دوزخ، خدا و پیغمبروں سے گفتگو کا تذکرہ اور عالم ملکوت کے مشاہدے کا حال بیان کیا ہے۔ حمد و نعت کے بعد خلفائے راشدین کی مدح میں اشعار ہیں اور نبی کریم سے صحابہ کبار کی عقیدت و شیفتگی کا بیان ہے اس کے بعد سید محیی الدین عبدالقادر جیلانی، سید محمد حسینی گیسو دراز اور اپنے مرشد عبدالصمد کے مناقب بھی لکھے ہیں۔ حمد سے مناقب تک کے اشعار نہایت قرینے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد معراج کا بیان ہے۔ یہ پہلی تفصیلی مثنوی ہے جس میں صحت روایات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ معراج کے بیان میں مختلف روایات جمع کر کے ان مضامین کے بیان کے لیے مختلف

---

(39)۔ مختار۔ معراج نامہ۔ مخطوط: کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن، ورق: ۱۲۸۔الف

(40)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ۱، ص: ۱۸۴

(41)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ۱، ص: ۱۸۴

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

عنوانات قائم کیے ہیں۔ مثنوی کے پہلے شعر سے ہی معراج کا ذکر کر کے قاری پر واضح کر دیا ہے کہ یہ مثنوی معراج النبی کے بیان میں ہے:

کہوں حمد اول او سی راج کا / نبی کوں دیا تاج معراج کا[42]

اس مثنوی کی سب سے بڑی خوبی اس کے بیان کا تسلسل اور روانی کے ساتھ ساتھ صدق و خلوص کی فراوانی ہے۔ معراج نامہ میں آپ کے سفر کے مشاہدات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

عجب ویک ہے محبوب ہے بے بدل / محمد شہ انبیا از ازل

اس چار خرماں کا ہے ناؤں آج / رکھے اس کو لولاک کا سر پہ تاج

سو ہر حرف کا میں کہوں یوں بیاں / کہ ہے میم محبوبیت کا نشاں[43]

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس معراج نامے کے فنی محاسن اور زبان و بیان کی خوبیوں کو اس کے معاصر شعراء کے تناظر میں جانچتے اور سراہتے ہوئے لکھا ہے:

اس دور کی دوسری مثنویوں کی طرح اس کے زبان و بیان بھی صاف اور بحیثیت مجموعی ریختہ کے رنگ روپ سے قریب تر ہیں۔ لسانی نقطہ نظر سے اس مثنوی کی اہمیت یہ ہے کہ اس سے زبان اور ذخیرہ الفاظ کی تبدیلیوں کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔اس کی زبان بہت زیادہ صاف اور نکھری ستھری ہے مثلاً یہ چند شعر دیکھیے:

چھٹے آسماں پر نبی جب چڑے / دیکھے واں عجائب تماشے پڑے

نبی جب چڑے ہیں اس آسمان پر / اتھا پردہ دار اسپہ کیتے نظر

ادعائیل ہے نانوں اس کا مدام / کیتے تھے اسے پردہ دار اس مقام

پیمبر کیے ہیں تو اوس کوں سلام / ادب سوں علیکی دیا ہے تمام[44]

([42])۔ نصیر الدین ہاشمی۔کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ص:۷۵۰

([43])۔ اشفاق۔اردو میں نعتیہ شاعری۔ص: ۱۵۴

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

جبریل کی تشریف آوری کو اس طرح بیان کیا ہے:

کہے جبرئیل آکے قم یا حبیب / بڑا ہے خدا کے کنے تجھ نصیب
سو جبرئیل نے حق تے ان پر سلام / پچھیں ان ستے یوں کئے ہیں کلام
کہیا حق تعالیٰ نے حق تھے سو کام / بھی صلوت بولیا درود و سلام
کیا حق تعالی نے یوں تم کون سب / جو پیدا کیا تمکوں میں اس سبب
شفاعت منگے سب گناہ گار کی / جو بخشادے سب اونکو یکبار گی
چلو ہیگی مکے کے جنگل منے / سب امت کے اعمال کو دیکھنے
تو عبرت ہوئے گی تمن دل اپر / کہ یہ وقت نیں نیند کا سر بسر
پکڑ ہاتھ جبریل کا ہوشیار / تب آئے ہیں سرور مکے کے بہار [45]

اس نے معراج نبوی کی پانچ وجہیں بیان کی ہیں۔ جو اگرچہ نصوص و احادیث سے ثابت نہیں ہیں مگر ان میں شعریت پوری طرح موجود ہے۔ پہلی وجہ یہ بیان کی ہے کہ آں حضرت ﷺ کی مشقت دیکھ کر اللہ رب العزت نے سورہ طہ نازل فرمائی اور اپنے محبوب کو اپنے پاس بلا لیا۔ دوسرا سبب یہ بتایا ہے کہ قیامت کے دن جب ہر ایک کو اپنی ہی فکر ہو گی اس وقت محمد ﷺ کو اپنی امت کی فکر ہو گی اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ اپنی امت کی شفاعت کریں گے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرش پر بلا کر محشر کے حالات سے آگاہ کر دیا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی اولیت کا شرف آپ ﷺ کو حاصل ہو۔ چوتھا سبب یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنا حبیب مکرم بنایا اور آپ کے تصرف میں زمین و آسمان کے خزانے دے دیئے اور تمام گنج ہائے ارض اللہ رب العزت نے معراج کے موقع پر آپ ﷺ پر ظاہر کر دیے۔ پانچواں سبب شاعر کا اپنا نتیجہ

(44)۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج:۱، ص:۵۱۱
(45)۔ رفیع الدین اشفاق۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص:۱۵۵

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

فکر معلوم ہوتا ہے اس میں زمین وآسمان کا مکالمہ نظم کیا ہے جس میں وہ اپنی اپنی خوبیاں بیان کرتے ہیں اس سے شاعر کی قادر الکلامی اور علوم ہیئت و نجوم پر گہری نظر کا پتہ چلتا ہے۔ اپنی بڑائی اور برتری بیان کرتے ہوئے زمین آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے کہتی ہے کہ محمد کے قدم مبارک مجھ پر ہیں اس لیے میں تجھ سے افضل ہوں آسمان یہ دلیل سن کر خاموش ہو جاتا ہے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ عالی میں گڑگڑا کر دعا کرتا ہے جو قبول ہو جاتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معراج میں آسمانوں پر بلایا۔ مختار نے سدرۃ المنتہی عرش اعظم اور جنت و دوزخ وغیرہ کی منظر کشی عمدہ پیرائے میں کی ہے اور شعری محاسن کا خیال بھی رکھا ہے۔

محی الدین فتاحی قطب شاہی دور کا شاعر ہے۔ نصیر الدین ہاشمی نے کتب خانہ سالار جنگ کی فہرست میں اس کی دو کتابوں اور کتب خانہ آصفیہ کی فہرست میں اس کی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے۔ اس کے صحیح نام کی بھی تحقیق نہیں ہو سکی ایک جگہ محمد فعتی اور ایک جگہ محی الدین لکھا ہے اس کی مثنویاں مذہبی موضوعات پر ہیں۔ ایک مولود نامہ ہے جس کا مخطوطہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے۔ دوسری مثنوی معراج نامہ ہے جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں اور ایک نسخہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔[46]

معراج نامے کا سن تصنیف ۱۰۹۵ھ ہے۔ اس میں واقعہ معراج کا تفصیلی بیان ہے۔ دو اشعار ملاحظہ ہوں:

آجبرئیل لب سوں ان کو ہلا/سو قم قم حبیب یو تجھے ابلا
جو لیائے تھے براق جیون برق سار/تو سلطان چڑا سپہ ہے شہسوار[47]

(46)۔ اردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ، ج:۲، ص:۷۴

(47)۔ کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست، ص:۷۵۳

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

شیخ محمد امین گودھرا کے رہنے والے تھے یہ گجرات کا مشہور مقام ہے جو احمد آباد سے جنوب مشرق کی جانب ۶۸ میل کے فاصلے پر ہے۔[48] بعض قدیم تذکرہ نگاروں کے ہاں محمد امین کے گجراتی الاصل نہ ہونے کے بارے میں جو لکھا گیا اس کی تردید حافظ محمود شیرانی اور محمد عبدالحمید فاروقی نے نہایت مدلل طرز سے کی ہے۔ اور امین کی اپنی تصانیف کے اندرونی شواہد سے ثابت کیا ہے کہ وہ گجرات کا رہنے والا تھا اور اپنی مثنوی میں متعدد مرتبہ اس نے اپنی زبان کو گجری یا گوجری کہا ہے۔ مثلاً گودھرے کا ذکر اس شعر میں ملتا ہے:

بتیاں چالیس سو چودہ اور سو/ ہے لکھیاں گودھرے کے بیچ سن لیو[49]

امین کی طویل نظمیں تولد نامہ، معراج نامہ اور وفات نامہ ہیں۔ معراج نامہ اور باقی دونوں نامے بھی ۱۶۹۲ء۔ ۱۱۰۴ھ کی تصنیف ہیں۔ امین کا معراج نامہ دستیاب نہیں ہوا۔ وفات نامے اور تولد نامے کے نسخے انجمن ترقی اردو کے کتب خانہ خاص میں ہیں۔ میلاد نامہ کا ایک مخطوط بھی جامعہ سندھ میں موجود ہے۔[50]

ان تینوں تصانیف کا ذکر خود امین نے وفات نامہ کے شروع میں کیا ہے اور بتایا ہے کہ تولد نامہ اور معراج نامہ کے بعد اس نے وفات نامہ لکھنا شروع کیا ان تینوں مثنویوں کے اشعار کی تعداد بھی اس نے کود ہی بتا دی ہے جو تین ہزار چار سو چھ ہے۔ ان میں ۱۴۸۲ شعر تولد نامہ کے ہیں۔ ۷۳۴ وفات نامہ کے ہیں اور بقیہ ۱۱۹۰ اشعار معراج نامہ کے ہوں گے۔ جو نایاب ہے۔[51]

---

[48]۔ جیو گرافیکل ڈکشنری۔ ویبسٹر، ص: ۴۰

[49]۔ حافظ محمود شیرانی۔ مقالات شیرانی۔ (مجلس ترقی ادب لاہور)، ج: ۱، ص: ۲۷۹

[50]۔ سید علی احمد زیدی۔ سندھ میں اردو مخطوطات۔ (لاہور: مرکزی اردو بورڈ)، ۱۹۶۹ء، ص: ۱۵۶

[51]۔ ۔تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند۔ ج: ۶، ص: ۵۰۱۔ ۵۰۲

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

مثنوی معراج نامہ جس کا ذکر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد کے مخطوطوں کی فہرست میں دیا گیا ہے۔ قریباسات سوابیات پر مشتمل معراج نامہ ہے۔ زبان دکنی ہے۔ ایک شعر جو ذیل میں درج ہے کمتر تخلص کا شبہ دیتا ہے۔ کمتر تخلص کے دو تین شاعر دکن میں ہوئے ہیں۔

محمد جو صاحب کریں گے نگاہ/تو کمتر ہوئے دور مارا گناہ[52]

خط نستعلیق میں ہے لوح وجدول مطلا ہے۔ اختتامی اشعار درج ذیل ہیں:

خدا کا پیارا محمد نبی/خدا کا اوتار اور وح الامین

بحق رسول کہ دستم بگیر/کہ درماندگاں را توی دستگیر[53]

فارسی کے اثرات اور دکنی زبان و بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس معراج نامہ کی تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ ہے۔

سید میراں نام اور ہاشمی تخلص تھا۔ سلطان علی عادل شاہ ثانی کا درباری شاعر تھا۔ ایک روایت کے مطابق بلوغت کے بعد چیچک کی بیماری سے اس کی بینائی جاتی رہی تھی۔ ۱۶۸۷ء۔ ۱۰۹۹ھ میں ایک مثنوی یوسف زلیخا کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا۔ اس مثنوی کے ابیات کی تعداد ۵۱۰۰ ہے۔ اس میں حمد، مناجات اور نعت کے بعد ذکر معراج شریف وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ باوجود نابینا ہونے کے ہاشمی معراج کے واقعہ کی تمام جزئیات کو بالتفصیل بیان کرتا ہے اس کے معراج نامے میں وہ تمام عناصر دکھائی دیتے ہیں جن کا استعمال اس کے پیش روؤں نے کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل کے نور سے تخیل کی آنکھیں روشن کر لی تھیں اور عقیدت کی

---

[52]۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج:۱، ص: ۲۰۰

[53]۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج:۱، ص:۲۰۰

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

روشنی میں جنت، دوزخ، حور وملائک سبھی کے دیدار سے مشرف ہوا تھا جو دیدہ وروں کو بھی مشکل ہی سے نصیب ہوتا ہے۔

معراج شریف کے بیان کے بعد حضرت سید محمد جونپوری اور اپنے پیر و مرشد شاہ ہاشم کی مدح لکھی ہے۔ اس مثنوی کے مخطوط کتب خانہ آصفیہ اور بعض خانگی کتب خانوں میں ملتے ہیں۔ ریختی میں ایک دیوان ۱۰۸۰ میں مرتب کیا تھا جسے ڈاکٹر حفیظ قتیل نے اپنے مقدمہ کے ساتھ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن کی طرف سے ۱۹۶۱ میں شائع کر دیا ہے۔[54]

قدیم ادب میں معراج نامے کی ایک طویل روایت ملتی ہے۔ مذہبی مثنویوں میں شاعر حمد و نعت کے ساتھ معراج کے واقعے کو الگ نظم کا موضوع بناتا ہے۔ مذہبی مجلس میں ان معراج ناموں کو پڑھا جاتا تھا۔ ہاشمی نے بھی مجلسی و تہذیبی رویے کو مد نظر رکھ کر اپنے معراج نامہ کی بحر ایسی رواں رکھی ہے جسے آسانی سے مخصوص لحن کے ساتھ ترنم سے پڑھ کر محفل کو گرمایا جاسکے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی اس معراج نامہ پر فنی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ہاشمی کے معراج نامہ میں لفظوں کی ترتیب میں ڈھولک کی سی موسیقی کا احساس ہوتا ہے۔ معراج نامہ میں ہاشمی نے اس واقعے کی جزئیات کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور قدم قدم پر سفر کی ساری تفصیلات اس انداز سے بیان کی ہیں کہ معراج کا واقعہ نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ بیان کی پراسراریت سے سننے والوں کے دل ودماغ پر جلال و جمال کا ہلکا سا پردہ پڑا رہتا ہے اور محفل میں مخصوص لحن کے ساتھ پڑھنے سے اس کے اثر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عوامی مثنوی ہے جو اپنی ترتیب، مواد ہیئت کو ایک کرنے کی فنی کوشش اور

(54)۔ ۔تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند۔ج:۶، ص: ۴۸۸

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

مجموعی ساخت کے اعتبار سے آج بھی قابل قدر ہے۔ یہاں وہی فنی توازن ملتا ہے جو نصرتی کے کلام کی بنیادی خصوصیت ہے۔[55]

زبان و بیان اور فنی اعتبار سے ہاشمی اسلوب کے نئے عبوری دور کا شاعر ہے۔ ہاشمی نے اپنے کلام میں صنائع و بدائع اور تشبیہ و استعارہ سے بھی کام لیا ہے۔ اس لحاظ سے ہاشمی کا کلام اپنے دور کی سماجی و تہذیبی زندگی کی عکاسی کر رہا ہے:

نبیاں میں جسے سب نے افضل کیا/ تو ہے اے محمد رسول انبیا
اول کر محمد کوں پروردگار/ بڑاں سب خدائی کیا آشکار
ازل نور ذاتی کوں پیدا کیا/ بڑاں سب پو عالم ہویدا کیا
دیکھو کیا ہے قدرت خدا کی نول/ تو دادا ے تے کریو تیرے کول اول
نبیاں کا توں دادا ہے آدم صفی/ کہ روحاں کا دادا ہے خاتم نبی[56]

علی عادل شاہ ثانی اور سکندر عادل شاہ کے عہد کے ایک صوفی اور مذہبی شاعر تھے۔ حضرت امین الدین اعلی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان کا ایک معراج نامہ اور متعدد صوفیانہ مثنویاں لکھی ہیں اور غزلیات پر مشتمل ایک دیوان بھی ان کی یادگار ہے۔ ان کی بعض کتابیں کتب خانہ سالار جنگ، کتب خانہ آصفیہ اور کتب خانہ ادارہ ادبیات حیدر آباد دکن میں موجود ہیں۔

ان کی مثنوی معراج نامہ میں واقعہ معراج کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ابتدائی پانچ ابواب حمد، نعت، منقبت چہار یار اور مدح اہل بیت پر مشتمل ہیں۔ پھر معراج کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ ہر باب کی سرخی

---

[55]۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ص: ۳۵۵-۳۵۶
[56]۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ص: ۳۵۵-۳۵۶

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

منظوم ہے جن کی کل تعداد دس ہے، جب ان کو مثنوی سے الگ کر کے پڑھا جائے تو ایک مستقل قصیدہ بن جاتا ہے۔ قصیدہ اور مثنوی کی بحریں مختلف ہیں۔ اس قصیدہ کا پہلا اور آخری شعر حسب ذیل ہے۔:

اول توحید کہتا ہوں سو اس قدرت کے قادر کا/کہ مالک ہے دو عالم کا و رازق بحر اور بر کا
الہی پاس منگتا ہوں امین بولو محبان سو/معظم عرض کرتا ہے پریشان حال ابتر کا[57]

معظم نے یہ معراج نامہ ۱۶۶۹ء۔۱۰۸۰ھ میں لکھا تھا۔ وہ معراج نامہ میں لکھتے ہیں:

یو نامہ جہاں میں ہوا جب ختم/ایک گیارہ صدی میں اتھے بیست کم
رجب کی ستاویس ہوا یہ تمام/نبی پر ہزاراں درود و سلام

معراج نامہ کی ابتداء ان اشعار سے ہوتی ہے۔

الہی توں قادر ہے سنسار کا/توں آدھار ہے سب نر آدھار کا
رحیما توں حاکم ہے صاحب سچا/سو کن فیکن کھیتے سب جگ رچا
کیا سات اسمان یک پل منے/ہوا ذوق جس ساعت تجھ دل منے

یہ معراج نامہ سید بلاقی کے معراج نامہ کی بحر میں ہے۔ اس کے زبان و بیان کی سادگی و روانی کے بارے میں ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

> معظم نے جب معراج نامہ لکھا تو اسی زمانے میں قلندر نامہ کے نام سے بھی ایک نظم تحریر کی۔ اس دور میں زبان و بیان کا عام کینڈا اتنا بدل جاتا ہے کہ تیزی کے ساتھ پچھلے پچیس سال کی زبان سے مختلف ہو جاتی ہے۔ اسی لیے معظم کے معراج نامہ اور قلندر نامہ کی زبان واضح اور صاف معلوم ہوتی ہے۔[58]

---

[57]۔ قدیم اردو (جلد اول) ایڈیٹر: مسعود حسین خان، شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن ۱۹۶۵ء، ص: ۲۲۷

[58]۔ حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب) ۱۹۵۶ء، ص: ۶۳

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

معظم کے معراج نامے اور قلندر نامے کے مخطوطات انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی میں موجود ہیں۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں بھی معراج نامے کے دو مخطوطات موجود ہیں۔ پہلا نسخہ یوسف علی کا ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۱۴۰ھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔ جب کہ دوسرا نسخہ بھی موجود ہے مگر وہ مکمل نہیں صرف ابتدائی دو چار ورق ہیں اور معراج نامہ سید بلاقی کے ساتھ مجلد ہے۔[59]

اعظم دکن کے قدیم شعرا میں سے ہے۔ اس کے حالات معلوم نہیں۔ معلوم ہوتا ہے اس کو کسی شاہی دربار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ کسی تذکرہ نویس نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اعظم نے ۱۱۲۰ھ میں معراج نامہ لکھا۔ اس معراج نامہ کے مخطوط کے آخر میں تین فارسی غزلیں بھی درج ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فارسی میں بھی شعر کہتا تھا۔ سید محمد حسینی کا مرید تھا معراج نامہ کے آغاز میں لکھتا ہے:

نبیاں مرسلاں بیچ نامی ہے یو/دو عالم کوں محشر میں حامی ہے او
چھتر جس کے سر ہوئے روز حشر/رسولاں میں ہے شاہ خیر البشر
منگ اعظم توں ایسے سوں جس ہور اس/دیا جن طبیعت کے فارس کے جس[60]

اختتامی دو شعر یہ ہیں:

کہو یار اعظم تے سن یو کلام/محمد نبی پر درود و سلام
کہ افضل زہر ذکر صلوات ہے/ہو مدح نبی اصل طاعات ہے[61]

اس معراج نامہ میں الفاظ کا انتخاب، زبان کی صفائی اور نبی کریم سے والہانہ عقیدت و شیفتگی کا عنصر بھرپور اور موثر ہے۔

---

(59)۔ جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج:۱، ص: ۴۹۸

(60)۔ حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب)۱۹۵۶ء، ص:۶۳

(61)۔ سیارہ ڈائجسٹ۔ لاہور۔ نومبر ۱۹۷۳، رسول نمبر: ج:۲

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

شاعر کے حالات کا کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اس کے معراج نامہ کا نام بحر المعانی ہے۔ جو ۱۱۸۱ھ ۔ ۱۷۶۷ء میں تصنیف ہوا۔ مصنف اپنی زبان کو ہندوستانی کا نام دیتا ہے۔ درج ذیل اشعار سے شاعر کی قادر الکلامی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:

محمد جو کہ ابن المجتبی ہے/جو سارے مہدیوں کا خاک پا ہے
انے معراج حضرت کا یو سار/ نظم دکنی میں بولا ہے اشارا
بزرگان نے لکھے ہیں جو رسالے/و قائق اور حقائق ان میں ڈالے
سو عاجز نے نپٹ آسان بولا/بچارے کن جو گھڑی تھی سو کھولا
لکھی ہندوستانی میں عبارت/سو بعضے بول دکنی میں عبارت (62)

شاہ ابو الحسن قربی کی ولادت ۱۱۱۷ھ میں بیجاپور میں ہوئی۔ چار سال کی عمر میں ویلور آئے یہیں تعلیم و تربیت ہوئی۔ علوم ظاہری کے ساتھ علوم باطنی کا اکتساب بھی کیا۔ رشد اور ہدایت کے ملجا و ماوی بنے۔ بے شمار لوگ آپ کے علم اور سلوک کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ مولانا محمد باقر آگاہ آپ کے ہی شاگرد تھے۔ قربی نے معراج کے حالات صحیح احادیث کے حوالے سے نظم کیے ہیں۔ یہ معراج نامہ قریبا ساڑھے پندرہ سو ابیات پر مشتمل ہے۔ اس کی تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۴۰ھ ہے۔ اس مثنوی کی ابتداء اس بیت سے ہوتی ہے:

سرانا خدا کو سزاوار ہے/کہ ہر ذرہ اس کا نمودار ہے

اس کے آخر کے ابیات یہ ہیں:

کیا ختم میں ذکر معراج کا/بنام محمد نبی مصطفی
کیا ختم میں لے محمد کا نام/علیہ الصلوۃ علیہ السلام (63)

---

(62)۔ افسر صدیقی امروہوی۔ مخطوطات انجمن ترقی اردو۔ ج:۶، ص:۴۹

(63)۔ افسر صدیقی امروہوی۔ اردوئے قدیم۔ (سیارہ ڈائجسٹ۔ رسول نمبر: ج:۱، ص: ۱۸۸

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
May 9, 2025

قربی نے اپنے معراج نامے کے لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور تصنیف معارج النبوۃ کو بنیاد بنایا ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی سماوی سیر کو تفصیل سے پیش کیا ہے۔ قربی کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس نے معراج کے تمام واقعات اس طرح پیش کیے ہیں گویا خود رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام واقعات ان احادیث کا ترجمہ محسوس ہوتے ہیں، جن میں معراج کا ذکر ہوا ہے۔

شاہ کمال الدین کا مولد کڑپہ تھا۔ حیدر علی کے زمانے میں سرنگاپٹم آگئے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے بھائی شاہ جمال الدین بھی آکر بس گئے۔ دونوں بھائی گوشہ نشین رہے۔ شاعر بھی باکمال تھے۔ اور صاحب باطن بھی۔ ان کے دیوان طبع ہو چکے ہیں۔ شاہ کمال الدین کے مریدوں کا سلسلہ ایک زمانہ تک جاری رہا۔ آپ کی اولاد بھی باطنی علوم میں حصہ دار بنتی رہی۔ شاہ کمال میر رائچوری کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان کے معراج نامے کا مخطوط کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔ جو قریبا ۱۲۷۵ ابیات پر مشتمل ہے۔ ان کا سال تصنیف ۱۱۹۱ھ ہے۔ ابتداء ان ابیات سے ہوتی ہے جو حمد باری تعالیٰ میں لکھے گئے ہیں:

جس کو ہے اللہ اکبر اسم ذات / اوسکو لائق ہے کمالات وصفات

ہے او مطلق واحد و کامل احد / جس کی کثرت کے مراتب بے عدد

لایزال ولم یزل ہے لاشریک / ملک استغنا کا ہے مولا وطیک [64]

کمال نے بھی اپنا معراج نامہ مروجہ طریقوں ہی پر ترتیب دیا ہے۔ اس نے بلاقی کے معراج نامے کے نقائص بھی بیان کر دیے ہیں۔ اس نے اپنی تصنیف کو ایک عربی معراج نامہ کا ترجمہ بتایا ہے جو اس نے بیت اللہ شریف سے منگوایا تھا۔ کمال نے بعض اشعار میں عربی میں جملے جوں کے توں رکھ دیے ہیں۔ شاہ کمال نے سید بلاقی کے معراج نامہ کو رطب و یابس روایات سے مملو سمجھ کر صحیح واقعات کو قلمبند کرنے کے بارے میں یوں تذکرہ کیا ہے:

---

[64]۔ نصیر الدین ہاشمی۔ مخطوطات کتب خانہ آصفیہ۔ ج: ۱، ص: ۱۸۵

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

حضرت شاہ میر پیر دستگیر / جس کے درگاہ کا کمال ادنی فقیر
نامہ معراج در ہندی زبان / جو بلاقی نے کیا تالیف آں
تھے روایت اوسمیں شاید مختلف / ہم صحیح و ہم ضعیف وہم غلط
لاجرم در طبع موزوں بلند / نامہ مذکور تیئں آیا پسند
بعدہ معراج نامہ یک صحیح / جو عبارت سے عرب کے تھا صحیح
خواجہ نے منگوا کے بیت اللہ سے / یوں کہے اس بندہ درگاہ سے
تم کرو ہندی سے اس کا ترجمہ / تا کہ سن کر نفع ہوئے ہر لحہ [65]

اختتام مع تاریخ تصنیف ابیات یہ ہیں:

قصہ کوتاہ اے رسول پیشوا / کر ہماری جملہ گی حاجت روا
یک ہزار ویکصد ونود پر ایک / سال میں پایا رقم یہ نامہ نیک
حق سے ہے واقع تحیات و سلام / بر نبی وآل اصحابش تمام [66]

یہ معراج نامہ میسور میں طبع ہوا ہے۔ اس کے اول وآخر ایک ایک مہر ثبت ہے مگر صاف نہیں پڑھی جاتی محمد سعد اللہ پڑھا جا سکتا ہے۔ شاہ کمال الدین کی زبان صاف ہے۔ ان کے اشعار عربی وفارسی سے مزین ہیں۔ تراکیب و تشبیہات پر بھی فارسی اثرات نمایاں ہیں۔ معراج کے بیان میں احترام وعقیدت کے جذبات کے ساتھ پاکیزگی کی کیف آور فضا نظر آتی ہے۔

References

1. سلطانہ، رفیعہ سلطانہ (ڈاکٹر)۔ اردو نثر کا آغاز وارتقاء۔ (ط۔ا، کراچی: کریم سنز پبلشرز) ۱۹۷۸ء، ص: ۲۷
2. Internet: PDF Version of published book on Archive Library

---

(65)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست۔ ص: ۷۶۸۔۷۶۹
(66)۔ نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست۔ ص: ۷۶۸۔۷۶۹

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

https://ia801801.us.archive.org/24/items/quchairi/mi3raj.pdf

3. احمد منزوی، فهرست نسخه هاى خطى كتابخانہ گنج بخش (ط۔ا، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان)، ج: ۲، ص: ۴۶۴
4. احمد منزوی، ایضاً
5. احمد منزوی، ایضا، ج: ۳، ص: ۱۹۴۶
6. احمد منزوی، ایضا
7. احمد منزوی، ایضا
8. محمد مظفر عالم جاوید صدیقی۔ اردو میں میلادالنبی۔ ص: ۲۶۲ / یہ مخطوطہ جہانیاں چک نمبر آر ۱۰۔ ۱۱۴ ضلع ملتان میں موجود ہے۔
9. رفیعہ سلطانہ (ڈاکٹر)۔ اردو نثر کا آغاز وارتقاء۔ (ط۔ا، ۔۔۔)، ن س، ص: ۱۷۶
10. قانع، میر علی شیر۔ تحفۃ الکرام۔ ج: ۱، ص: ۴۰۔۳۹
11. جواہر اسرار اللہ، مخطوطہ نمبر: ۱۴۱۰، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور
12. نوائے ادب۔ بمبئی جنوری ۱۹۵۵، ص: ۴۳
13. شیرانی، محمود شیرانی (حافظ)۔ مقالات حافظ محمود شیرانی۔ (ط۔ا، ۔۔۔۔)، ن س، ج: ۱، ص: ۱۸۶
14. نصیر الدین ہاشمی۔ یورپ میں دکھنی مخطوطات۔ (ط۔ا، حیدر آباد: شمس المطابع عثمان گنج)، ۱۹۳۲، ص: ۲۲۵
15. نصیر الدین ہاشمی۔ یورپ میں دکھنی مخطوطات۔ ص: ۲۲۳
16. فہرست اسپرنگرس، ص: ۶۰۴
17. جالبی، جمیل (ڈاکٹر)۔ تاریخ ادب اردو۔ (ط۔ا)، ن س، ج: ۱، ص: ۴۹۳۔۴۹۵
18. مخطوطات مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ نمبر: ۸۷۲۲۔۸۷۵۷۔۸۶۸۸
19. ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، اردو نعت گوئی کے موضوعات، مقالہ: نعت رنگ،۔ نمبر ۵، ص: ۴۹
20. خواجہ حمید الدین شاہد، تبسم کاشمیری۔ تاریخ ادبیات مسلمان پاکستان و ہند۔ (ط۔ا)، ن س، ج: ۶، ص: ۴۳۱
21. ریاض مجید (ڈاکٹر)۔ اردو میں نعت گوئی۔ (ط۔ا، پاکستان: اقبال اکادمی)، ۱۹۹۰ء، ص: ۲۱۲
22. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ۱، ص: ۴۹۳
23. نصیر الدین ہاشمی۔ دکھنی کے چند تحقیقی مضامین۔ (ط۔ا، ۔۔۔)، ن س، ص: ۲۳
24. بلاقی، سید محمد بلاقی،۔ معراج نامہ بلاقی (مخطوط)۔ (لاہور: مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری)، مخطوطہ نمبر: ۸۶۸۸، ص: ۱۳
25. بلاقی، ایضاً، ص: ۱۳
26. بلاقی، سید محمد بلاقی۔ معراج نامہ بلاقی (مخطوط)۔ (حیدرآباد: کتب خانہ ادارہ ادبیات)، ص: ۱۰ بحوالہ: رفیع الدین اشفاق۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ (ط۔ا، ۔۔۔)، ن س، ص: ۱۵۱
27. حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب)، ۱۹۵۶ء، ص: ۶۴

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
May 9, 2025

28. نصیر الدین ہاشمی۔ دکن میں اردو۔ ص: ۹۸
29. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ (ط۔ا، حیدر آباد: مطبع ابراہمیہ)، ۱۹۶۷ء، ص: ۱۹۷
30. ناشاد، ارشد محمود (ڈاکٹر)۔ سید بلاقی کے معراج نامے کی ایک اور روایت۔ سہ ماہی فروغ نعت (اٹک)، ش: ۸، اپریل تا جون ۲۰۱۵ء، ص: ۱۰
31. ملا وجہی۔ مثنوی قطب مشتری۔ مرتبہ: مولوی عبدالحق، (ط۔ا، کراچی: انجمن ترقی اردو)، ن س۔ ص: ۷
32. نصرتی۔ ملا نصرتی۔ گلشن عشق۔ تحقیق: مولوی عبدالحق۔ (ط۔ا، انجمن ترقی اردو، کراچی)، ۱۹۵۲ء، ص: ۲۱
33. ۔تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، اردو ادب۔ ج: ا، ص: ۴۷۸۔۴۷۹
34. ایضاً، ج: ا، ص: ۴۸۴
35. نصرتی۔ مثنوی گلشن عشق۔ مرتبہ: مولوی عبدالحق، ص: ۱۶
36. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ا، ص: ۵۱۱
37. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ (ط۔ا، حیدر آباد: مطبع ابراہیمیہ)، ۱۹۵۷ء، ص: ۷۵۱
38. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ا، ص: ۵۱۱
39. مختار۔ معراج نامہ۔ مخطوط: کب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن، ورق: ۱۲۸۔الف
40. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ا، ص: ۱۸۴
41. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ا، ص: ۱۸۴
42. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست۔ ص: ۷۵۰
43. اشفاق۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص: ۱۵۴
44. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ا، ص: ۵۱۱
45. رفیع الدین اشفاق۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص: ۱۵۵
46. اردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ، ج: ۲، ص: ۴۷
47. کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست، ص: ۷۵۳
48. جیو گرافیکل ڈکشنری۔ ویبسٹر، ص: ۴۰
49. حافظ محمود شیرانی۔ مقالات شیرانی۔ (مجلس ترقی ادب لاہور)، ج: ا، ص: ۲۷۹
50. سید علی احمد زیدی۔ سندھ میں اردو مخطوطات۔ (لاہور: مرکزی اردو بورڈ)، ۱۹۶۹ء، ص: ۱۵۶
51. تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند۔ ج: ۶، ص: ۵۰۱۔۵۰۲
52. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ا، ص: ۲۰۰
53. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ آصفیہ کے اردو مخطوطات۔ ج: ا، ص: ۲۰۰
54. تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند۔ ج: ۶، ص: ۴۸۸

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: May 9, 2025

55. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ص: ۳۵۵۔۳۵۶
56. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ص: ۳۵۵۔۳۵۶
57. قدیم اردو (جلد اول) ایڈیٹر: مسعود حسین خان، شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن ۱۹۶۵ء، ص: ۲۲۷
58. حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب) ۱۹۵۶ء، ص: ۶۳
59. جمیل جالبی۔ تاریخ ادب اردو۔ ج: ۱، ص: ۴۹۸
60. حامد اللہ ندوی۔ کتب خانہ جامع مسجد بمبئی میں اردو مخطوطات۔ ضمیمہ (ب) ۱۹۵۶ء، ص: ۶۳
61. سیارہ ڈائجسٹ۔ لاہور۔ نومبر ۱۹۷۳، رسول نمبر: ج: ۲
62. افسر صدیقی امروہوی۔ مخطوطات انجمن ترقی اردو۔ ج: ۶، ص: ۴۹
63. افسر صدیقی امروہوی۔ اردوئے قدیم۔ (سیارہ ڈائجسٹ۔ رسول نمبر: ج: ۱، ص: ۱۸۸
64. نصیر الدین ہاشمی۔ مخطوطات کتب خانہ آصفیہ۔ ج: ۱، ص: ۱۸۵
65. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست۔ ص: ۶۸۔۷۶۹
66. نصیر الدین ہاشمی۔ کتب خانہ سالار جنگ کی وضاحتی فہرست۔ ص: ۶۸۔۷۶۹

OPEN ACCESS

CC BY